کتاب نما

عوام کی عدالت میں' ایس ایم ظفر۔ ناشر: بیت الحکمت' مدینہ الحکمت' شاہراہ مدینہ الحکمت' کراچی' صفحات: ۱۸۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

یہ ایس ایم ظفر کے ۳۵ اخباری کالموں کا مجموعہ ہے۔ وہ ایک ممتاز وکیل ہیں۔ انھوں نے فساد اخلاق (کرپشن) کے خلاف' پاکستان کا یہ مقدمہ عوام کی عدالت میں نہایت مہارت اور جاں سوزی سے پیش کیا ہے۔ ان کے خیال میں کرپشن کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم کرپشن کی بدصورتی اور برائیوں کو پردے سے نکال کر عوام کے سامنے لے آئیں تاکہ عوام ایک دن اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ "اب ایک طویل اور ماہرانہ سرجری کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ یہ سرجری ایک مکمل احتساب ہو گا۔ اس میں اندھے قانون کے آگے' دیوانے اور جیالے' مذہبی اور ماڈرن جس نے بھی ملک کی دولت خود یا اپنے فیصلوں سے کسی کو دلوائی یا ضائع کی' کٹہرے میں کھڑا ہو گا اور سزاوار ہو گا۔ باوردی یا بے وردی' جس کے بھی ہاتھ رنگے ہوں گے ان کو رنگے ہاتھوں پکڑا جائے گا"۔

اخباری کالم کی کامیابی یہ ہے کہ اسے پڑھنا شروع کیا جائے تو آخر تک وہ خود اپنے کو پڑھوا لے اور اگلے دن نظریں اسی کالم نگار کی تحریر تلاش کریں۔ اس تعریف کے مطابق' ایس ایم ظفر کے یہ کالم نہایت کامیاب ہیں اور اپنے اندر مستقل قدر و قیمت رکھتے ہیں۔

ایس ایم ظفر کا کالم نگاری کا اپنا مخصوص انداز ہے جس میں وہ کہانیاں سناتے سناتے بڑی گہری بات کر جاتے ہیں۔ ایک کالم میں دو اطالوی وکیلوں کا ذکر ہے جنھوں نے معاشرے کی ۵ سو کرپٹ شخصیات کے خلاف عدالت میں مقدمات داخل کیے' چند ایک کو سزا ہو گئی تو ان کی دھوم مچ گئی۔ مگر ۱۹۹۲ میں ان میں سے ایک وکیل کو قتل کر دیا گیا' دوسرا' حملے میں زخمی ہوا۔ عوام سڑکوں پر آ گئے اور اب تقریباً ۴۰۰ مقدمات میں سزائیں ہو چکی ہیں (ص ۹۸-۹۹)۔ اسرائیل کی ایک عدالت میں نازی جرمنی کے دور کے ایک ملزم پر مقدمہ چلا' مگر اسے چھوڑ دیا گیا۔ کسی یہودی تنظیم کے قائد نے ہمارے کالم نگار سے کہا: "ملزم بے شک بری ہو جائے' لیکن مقدمہ ضرور چلنا چاہیے۔ اگر مجرم کو بغیر مقدمہ چلائے معاف کر دیا جائے تو یقین جانو کہ وہ جرم جڑ پکڑے گا اور مضبوط ہو گا"۔ ایس ایم ظفر نے شیخ مجیب الرحمٰن' حمود الرحمٰن کمیشن کے نامزد ملزم: غلام

مصطفیٰ کھر، آصف علی زرداری، الطاف حسین اور میر مرتضیٰ سب کے مشہور جرائم کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "میری دھرتی کے سینے میں کون کون سے زہریلے پودے بو دیے گئے ہیں جو باقاعدہ پھل پھول رہے ہیں"۔

"اسلام نئی امت کی تلاش میں" کے زیر عنوان ایس ایم ظفر کہتے ہیں کہ انٹرنیٹ اور ای میل نے سرحدات کا تصور ختم کر دیا ہے۔ ایک نیا کلچر مرتب ہو کر ہر گھر میں پہنچ رہا ہے۔ اگر مسلمانوں نے برق رفتاری سے ہر طرح کی ٹیکنالوجی پر عبور حاصل نہ کیا تو "پھر اسلام زیادہ عرصے مسلمانوں کے درمیان نہ رہ سکے گا، ہم سے نالاں ہو کر نئی امت کی تلاش شروع کر دے گا" (ص ۱۶۷)۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ نکسن کے سیاسی مشیر مسٹر ڈینس کو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں معلومات کا کام سونپا گیا تو ایک دن انھوں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ رینڈ کارپوریشن کے ریسرچ اسکالر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اصل اسلامی تہذیب، جس سے مغرب کا واسطہ پڑے گا، وہ مشرق وسطیٰ یا دوسرے معروف اسلامی ممالک کی تہذیب نہ ہو گی بلکہ وہ خود مغرب کے گھر میں پلی بڑھی اور جوان ہونے والی اسلامی تہذیب ہو گی"۔ مسلم امت کے درمیان قدرتی دولت اور افرادی طاقت کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ابھی وقت ہے کہ ہم خود ہی وہ امت بن سکیں۔ (مسلم سجاد)

مقدمہ تعلیم، حکیم محمد سعید۔ ناشر: ہمدرد سنٹر، ناظم آباد، کراچی ۷۴۶۰۰۔ صفحات: ۷۶ (بڑی تقطیع)۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

مجلس شوریٰ ہمدرد کی تجاویز کی روشنی میں تیار کردہ، حکیم محمد سعید صاحب کی اس تحریر میں پاکستان کے نظام تعلیم کی اصلاح کے لیے تجاویز دی گئی ہیں۔ یہ ایک جامع، وقیع اور ہمہ جہت دستاویز ہے۔ مختصر ہے لیکن اس میں ملک کو اخلاقی اور اقتصادی، ہر لحاظ سے رفعت و عظمت کی منزلوں تک لے جانے کا قابل عمل نقشہ موجود ہے۔ یہ تجاویز ایک ایسے دردمند دل کی آواز ہیں جو تعلیم سے قومی بے توجہی پر بے چین اور فکرمند ہے۔

وطن عزیز کے نصابات کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اکثر حالات میں یہ نظریہ اسلام سے متضاد، بعض حالات میں متصادم اور اپنی تاریخ سے بے نیاز ہیں۔ ان نصابات نے پاکستان کے ہر طالب علم کو احساس کمتری میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس طرح "ملت واحدہ" کا تصور کالعدم ہو چکا ہے۔ نصاب کی انقلابی تدوین نو کے لیے چند اہم مثبت نکات پیش کیے گئے ہیں۔ اردو میڈیم اور انگلش میڈیم کے حوالے سے حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ پاکستان میں سب سے زیادہ فساد اس انگلش میڈیم نے برپا کیا ہے اور طالب علم کو اسلام اور پاکستان دونوں

سے دور کر دیا ہے۔ اس تفریق کو لازماً اور حتمًا ختم ہونا چاہیے۔ ہر شہری کے لیے مرد ہو یا عورت' لازمی تعلیم کا نظام ضروری ہے۔

اس جامع رپورٹ میں پرائمری' وسطی' ثانوی' اعلیٰ پیشہ ورانہ اور سائنسی تعلیم کے لیے نصابی خاکے تجویز کیے گئے ہیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم میں بھی دینی تعلیم کو لازمی کیا ہے۔ اساتذہ اور تعلیمی انتظامیہ کو فعال بنانے کے لیے متعدد تجاویز دی گئی ہیں۔ دنیا کے بیشتر ملکوں میں قومی آمدنی کا ۶ فی صد تعلیم پر خرچ ہوتا ہے۔ ہم ۲ فی صد سے اوپر نہیں آ رہے حالانکہ تعلیم میں سرمایہ کاری ایک نہایت منفعت بخش سرمایہ کاری ہے۔ ہماری ایک بدنصیبی یہ بھی ہے کہ اقرا ٹیکس کے اربوں روپے تعلیم پر خرچ نہیں کیے جاتے۔ اس رپورٹ میں مسجد سکول کی اسکیم تفصیل سے پیش کی گئی ہے۔ ایک اہم تجویز تعلیمی محتسب اور بااختیار وفاقی تعلیمی کونسل کی ہے۔

اس فکر کو عام کرنا ہے تو اس کی قیمت ۲۰ روپے سے زائد نہیں ہونا چاہیے۔ (م۔ س)

فتح الباری شرح صحیح البخاری' حافظ ابن رجب الحنبلی۔ ناشر: مکتبہ الغرباء الاثریہ۔ المدینۃ المنورۃ۔

حافظ ابن رجبؒ (عبدالرحمٰن بن احمد بن عبدالرحمٰن البغدادی الدمشقی الحنبلی۔ زین الدین ابو الفرج ۷۹۵ھ) کا شمار آٹھویں صدی ہجری کے جید ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔ آپ حافظ ابن القیم کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔ اب تک آپ کی ۴۱ کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور ۱۳ مخطوطات مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ مزید ۲۶ کتابیں آپ سے منسوب ہیں مگر کہیں ان کی موجودگی کا علم نہیں۔

جامع ترمذی کی شرح آپ کی ایک اہم کتاب شمار ہوتی ہے جس کے مقدمے کی دو جلدیں چند سال قبل "شرح علل الترمذی" کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔ بقیہ کتاب دمشق پر تیمور لنگ کے حملے کے بعد آتش زدگی میں ضائع ہو گئی۔

ابھی کچھ عرصہ قبل مدینہ منورہ سے حافظ ابن رجب کی (مطبوعہ تصانیف میں) سب سے معیاری تصنیف (فتح الباری' شرح بخاری) کی دس جلدیں منظرعام پر آئی ہیں۔ دسویں جلد فہرست پر مشتمل ہے۔ حافظ ابن رجب اس شرح کو بس کتاب الجنائز تک لکھ پائے تھے کہ زندگی تمام ہوئی اور کتاب ناتمام رہ گئی۔ اس کتاب کے مختلف اجزا حجاز' شام' مصر اور کویت کے مختلف کتب خانوں میں بکھرے پڑے تھے۔ محققین کی ایک جماعت نے ان بکھرے موتیوں کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔

صحیح بخاری کی بہت ساری شرحوں کی اشاعت کے باوجود اس شرح کی ایک اہمیت ہے۔ حافظ ابن رجبؒ' حافظ ابن حجرؒ سے متقدم ہیں' کہیں محسوس نہیں ہوتا کہ ایک نے دوسرے سے استفادہ کیا ہو۔ حافظ ابن

رجبؒ کی اپنی ایک شان ہے۔ امام ابن عبدالہادیؒ نے اس کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ زمانے کے عجائبات کا ایک نمونہ ہے۔ اور امام ابن مفلحؒ نے لکھا ہے کہ اس میں حقد... کے بہت سے اقوال نقل ہوئے۔ امام ابن رجبؒ نے اس شرح میں چوتھی صدی ہجری سے پیشتر فقہا و ائمہ کے اقوال جمع کرنے کا خاص اہتمام کیا ہے۔ یہی اس شرح کا امتیاز ہے۔ کتاب و سنت کی تشریح میں یہ امت جس قدر عہد نبویؐ سے قریب ہو گی اسی قدر یہ حق پر ثابت قدم رہے گی، اور جوں جوں اس کی تشریح و تاویل عہد نبویؐ اور اس کے قریبی زمانے سے دور ہو گی اس میں تکلف اور تصنع کا غلبہ ہو گا اور دین ایک چیستان بن جائے گا۔ اہل علم کے لیے یہ کتاب ایک قیمتی تحفہ ہے۔ (عبدالمتین منیری)

نیاز فتح پوری: شخصیت اور فن، ڈاکٹر عقیلہ شاہین۔ ناشر: انجمن ترقی اردو، ۱۵۹ بلاک ۷، گلشن اقبال، کراچی۔ صفحات: ۳۹۸۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

زیر تبصرہ کتاب ڈاکٹریٹ کا ایک مقالہ ہے جس میں مقالہ نگار نے اپنی ممدوح شخصیت کے محاسن، ادبی خدمات، فکری کارناموں اور گوناگوں "اولیات" کو ایک غالی مقلد کی سی ذہنیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نیاز صاحب کے مقام و مرتبے، شہرت و قلم کاری کا ایک زمانہ معترف ہے۔ کچھ لوگوں کے لیے وہ ایک پسندیدہ شخصیت ہیں مگر بعض لوگ ان کے متعلق کچھ تحفظات رکھتے ہیں۔ اس ناگواری کی بنیاد، ان کی فکری آوارہ مزاجی اور اسلامی عقائد پر رندی و بے خودی کی سی کیفیت میں حملہ آوری ہے۔ اس کتاب کے مبصر کے لیے باعث تعجب ہے کہ کراچی یونی ورسٹی نے مدلل مداحی پر مبنی مقالے پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری دے دی ہے۔ مقالہ نگار نے نیاز صاحب پر سرقہ بازی کے الزام کا سرے سے کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ پھر مرحوم نے اسلام اور ایمانیات پر جو نیش زنی کی، اسے کسی درجے میں بھی بحث کے قابل نہیں سمجھا۔ بلکہ ان کی قابل اعتراض تحریروں کو نظرانداز کر کے موصوف کی شخصیت میں رنگ بھرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نیاز فتح پوری کے بارے میں ان کے ذہنی مرید بڑے فخر و انبساط سے یہ کہتے ہیں کہ یہی وہ شخصیت ہے، جس نے "خرد افروزی" اور "روشن خیالی" کی شمع روشن کی۔ احمد ندیم قاسمی صاحب فرماتے ہیں کہ ہم اور ہماری نسل نے نیاز ہی کے، جسارت و بغاوت پر مبنی خیالات سے حرارت حاصل کی ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ اپنے دور کے تعلیم یافتہ افراد کے ذہنوں میں تجدد، بے دینی، تشکیک اور مذہب بیزاری وغیرہ کے ببول بونے میں نیاز فتح پوری کا خاصا نمایاں حصہ ہے۔ جمیل الدین عالی صاحب نے نیاز مرحوم کو "ہمہ جہت نابغہ" قرار دیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ مبالغہ آمیزی کرنے اور دوسروں کی تخلیقات کو اپنے نام سے چھپوانے والا فرد، "بڑا" انسان نہیں ہو سکتا۔ ان کی تصنیف "تاریخ الدولتین" مشہور مستشرق جرجی زیدان کی عربی کتاب:

التمدن الاسلامی (ج ۴) کی تلخیص ہے۔ "نگار" کا مشہور "خدا نمبر" (۱۹۵۶ء) اصل میں محمد اسحاق صدیقی کی تحقیق و تالیف ہے۔ مصطفیٰ کامل مصری کی کتاب: المسئلۃ الشرقیہ کو مولانا مودودی نے نوعمری میں ترجمہ کیا، اشاعت کے لیے نیاز تک پہنچا، تو انھوں نے اسے اپنے نام سے شائع کر دیا۔ (ڈاکٹریٹ کی ڈگری پانے والی مصنفہ نے مصطفیٰ کامل کو مصطفیٰ کمال پاشا بنا دیا ہے، (ص ۳۳۹)۔ غالباً اس لیے کہ نیاز پر ان کے پیش رو محقق امیر عارفی نے بھی مصنف کا نام مصطفیٰ کمال پاشا ہی لکھا ہے)۔ اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ نیاز کے جاری کردہ رسالے "جن" میں تحریریں مجنوں گورکھپوری کی ہوتی تھیں، مگر نام چھپتا تھا "نیاز فتح پوری" کا؟

یہ اور اس طرح کے دیگر بہت سے مبینہ "الزام" نیاز کی زندگی میں تسلسل کے ساتھ سامنے آئے، محترمہ کی ذمہ داری تھی کہ وہ اپنی محبوب شخصیت کے دامن کے ان چھینٹوں کو دھوتیں، یا پھر حقیقت کا اعتراف کر لیتیں۔ بہرحال اس مقالے سے نیاز فتح پوری کی زندگی اور ان کی علمی اور ادبی کاوشوں پر بہت کچھ معلومات سامنے آتی ہیں۔ (سلیم منصور خالد)

مغربی افریقہ کی تحریک جہاد، ڈاکٹر احمد محمد کانی۔ مترجم: ڈاکٹر ظفرالاسلام خان۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اینڈ عربک سٹڈیز، پوسٹ بکس ۹۷۰۱، نئی دہلی۔ صفحات: ۱۰۱۔ قیمت: درج نہیں۔

یہ کتاب سوڈانی دانش ور اور مورخ ڈاکٹر احمد محمد کانی کی عربی کتاب "الجهاد الاسلامی فی غرب افریقیا" (قاہرہ ۱۹۸۷) کا اردو ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر کانی نائیجیریا کی احمدو بیلو یونی ورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر ہیں۔ انھوں نے مختصراً یہ بتایا ہے کہ وسطی سوڈان میں اسلام کی آمد، سولھویں صدی میں مسلم مملکت برنو کے قیام اور اس خطے میں اسلام کی پیش رفت میں وہاں کے علما کے کردار نے راہ ہموار کی۔ خصوصاً شیخ عثمان بن فودی (۱۷۵۴-۱۸۱۷) کی اصلاحی کوششوں اور ان کی تحریک جہاد کا اس میں بڑا حصہ ہے۔ شیخ عثمان کی دعوت بہت سادہ اور عام فہم تھی: "ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اصلاح اپنے آپ سے شروع کرے۔ خود کو فرائض کا پابند بنائے اور حرام کے ارتکاب سے دور رہے اس کے بعد اپنے گھر والوں اور اعزہ و اقارب کو تعلیم دے۔ پھر اپنے پڑوسیوں، بستی والوں اور علاقے کے لوگوں کو یہاں تک کہ پوری دنیا میں اسلامی تعلیمات کو عام کر دے"۔ ہوسا کے حکمرانوں کے معاندانہ رویے کے باوجود انھوں نے ۱۸۰۴ میں اس علاقے میں پہلی اسلامی مملکت خلافت صوکتو کے قیام کا اعلان کر دیا، اور گوناگوں مشکلات اور آزمایشوں کے باوجود وہ مستقل مزاجی سے اور حکمت کے ساتھ اصلاح و جہاد کی تحریک کو آگے بڑھاتے رہے۔ وہ صاحب قلم بھی تھے۔ سو سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ انھوں نے اجتہاد کرتے ہوئے حکام کی تصاویر لگانے کو جائز قرار دیا۔ ان کے خیال میں ملک کے عمومی مفاد اور عوام کے دلوں پر اثرانداز ہونے کے لیے اس میں کوئی حرج نہ تھا۔ وہ عمر بھر مالکی

رہے اور فقہ مالکی کے مطابق ہی فتویٰ دیتے تھے۔ مگر تمام فقہی مسالک کو برحق سمجھتے تھے۔ تائید میں انھوں نے اسلامی تاریخ کے بعض واقعات پیش کیے ہیں۔ لکھتے ہیں: ایک دن خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالکؒ کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ ان کے مسلک کو مملکت کا سرکاری مسلک قرار دے دیا جائے لیکن امام مالکؒ نے یہ کہتے ہوئے اس تجویز کو رد کر دیا کہ علما کا اختلاف اس امت پر خدا کی رحمت ہے۔ ہر شخص اللہ کی ہدایت کے مطابق اپنے خیال میں صحیح دلیل کی اتباع کرتا ہے اور سب کا مقصد اللہ ہے۔ امام مالکؒ ایک دوسری روایت میں کہتے ہیں: ہارون الرشید مجھ سے اکثر مشورہ کرتے کہ موطا کو کعبہ میں لٹکا دیا جائے اور لوگوں کو اس کی اتباع پر مجبور کیا جائے۔ میں کہتا: ایسا نہ کیجیے کیونکہ رسول اللہ کے اصحاب کے درمیان بھی جزوی مسائل میں اختلاف تھا۔ وہ ملکوں میں پھیل گئے اور ہر ایک حق پر تھا۔ اس پر ہارون الرشید نے کہا: اے ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق دے۔ شیخ عثمان کی اصلاحی کاوشوں اور تحریک جہاد نے مابعد کی افریقی اسلامی تحریکوں پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ اردو قارئین خصوصاً تاریخ کا ذوق رکھنے والوں کے لیے یہ ایک معلومات افزا کتاب ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

مطبوعات موصولہ

☆ **پیغام قرآن**' مدیر: ڈاکٹر گل رحیم جوہر۔ ناشر: پیغام قرآن اوپن اکیڈمی' بنوں روڈ' ٹل' ضلع ہنگو' کوہاٹ۔ صفحات: ۳۱۴۔ قیمت: ۷۵ روپے۔ (سال بھر کے لیے مطالعہ قرآن کا ہفتہ وار منتخب نصاب۔ متن' ترجمہ اور تشریح)۔

☆ **گلستاں گلستاں**' نظر زیدی۔ ناشر: القمر انٹرپرائزز' رحمن مارکیٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۱۹۰۔ قیمت: ۱۲۰ روپے (مثنوی' رباعیات اور قطعات کا مجموعہ)۔

☆ **وڈیو جنریشن**' محمد الیاس انصاری۔ ناشر: فیروز سنز' لاہور۔ صفحات: ۳۱۰۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔ (پاکستان اور مشرق و مغرب کے دیگر ممالک میں ذرائع ابلاغ: ریڈیو' ٹیلی وژن' وی سی آر' وڈیو فلم' آڈیو کیسٹ' سینما' ڈش انٹینا' وڈیو گیم اور بدی کے فروغ میں معاون دیگر اشیا کے' معاشرے پر مہلک اور ہولناک اثرات و نتائج کی تفصیل---۔ مگر اس کا علاج؟)

☆ **نماز کا مکمل انسائیکلوپیڈیا**' مولانا نذیر الحق میرٹھی۔ ناشر: فضلی سنز' اردو بازار' کراچی۔ صفحات: ۵۱۹۔ قیمت۔ ۲۰۰ روپے۔ (نماز کے آداب' تعلیمات اور دیگر جملہ معلومات' دیدہ زیب طباعت میں)۔

☆ **نشہ اقتدار کی خرمستیاں**' مولانا محمد یوسف قریشی۔ ناشر: موتمر المولفین' جامعہ اشرفیہ' پشاور۔ صفحات: ۹۶۔ قیمت: ۳۰ روپے۔ (یزید بن معاویہ اور آفتاب شیرپاؤ کے سیاہ کارنامے)۔